To continue reading, please click here

مولانا آزاد اردو یونیورسٹی میں یوم اساتذہ پر خصوصی لیکچر کا اہتمام

پروفیسر فرقان قمر نے خصوصی لیکچر پیش کیا، وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے بھی تقریب سے خطاب کیا

حیدرآباد (پریس ریلیز) انسانی صلاحیت و کام کی حد بڑھانے کا نام ٹکنالوجی ہے۔ ٹکنالوجی سہولت بھی اور چیلنج بھی۔ ابتداء میں اساتذہ راست طور پر طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ پھر کتابوں کی چھپائی کا آغاز ہوا اور لوگ کہنے لگے کہ اب استاد کا رول ختم ہوجائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پھر ریڈیو اور ٹی وی آئے، اس پر بھی لوگوں نے یہی خیال کیا۔ اب انفارمیشن اینڈ کمیونکیشن ٹکنالوجی کا دور ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ ٹکنالوجی استاد کی جگہ نہیں لے سکتی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر فرقان قمر، سنٹر فار مینجمنٹ اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یوم اساتذہ لیکچر دیتے ہوئے کیا۔

انہوں نے اساتذہ کو متنبہ کیا کہ عدم کارکردگی یا ناقص کارکردگی کی صورت میں اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں خانگیانے یا سرمایہ کاری میں کمی کا جواز مل جائے گا۔ اسکول برائے تعلیم و تربیت کی جانب سے ڈی ڈی ای آڈیٹوریم میں منعقدہ اس لیکچر کا عنوان ”ٹکنالوجی، اساتذہ اور اعلیٰ تعلیم کی تبدیلی“ تھا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ پروفیسر فرقان قمر نے یوم اساتذہ کے موقع پر انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ سے جڑے ہوئے مسائل پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ٹکنالوجی درس و تدریس کے عمل میں معاون ثابت ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ اپنے آپ کو ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرلیں تاکہ ان کی درس و تدریس کا عمل اور بھی موثر ہوجائے انہوں نے کہا کہ ایک اچھا انسان ہی اچھا استاد بن سکتا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ سے حاصل ہونے والی تعلیم کے علاوہ طلبہ کو اپنے طور پر بھی مطالعہ اور دیگر ذرائع سے تعلیم حاصل کرنی نہایت ضروری ہے۔ وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر فرقان قمر کے لیکچر کو انتہائی پر مغز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح روزہ، نماز، زکوٰۃ اور حج فرض ہیں۔ اسی طرح تعلیم کا حصول بھی فرض ہے۔ جس کا حکم سب سے پہلی وحی میں اللہ کے رسولؐ پر نازل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تدریسی خدمت کو صحیح طریقے سے پوری ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ پروفیسر نوشاد حسین، ڈین اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ نے پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ پروفیسر فاطمہ بیگم نے خیر مقدم کیا اور مہمانِ خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود نے نظامت کی۔ ڈاکٹر شاہین شیخ، ایسوسی ایٹ پروفیسر نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر امان عبید، ایسوسی ایٹ پروفیسر کی قرأت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار بھی شہہ نشین پر موجود تھے۔ بڑی تعداد میں اساتذہ، طلبہ اور عہدیداروں نے پروگرام میں شرکت کی۔

This website uses cookie or similar technologies, to enhance your browsing experience and provide personalised recommendations. By continuing to use our website, you agree to our **Privacy Policy** and **Cookie Policy**. OK

رہنمائے دکن - 6 SEP 2019

ٹکنالوجی، استاد کی جگہ نہیں لے سکتی: پروفیسر فرقان قمر

عدم کارکردگی خانگیانے کی راہ ہموار کرے گی۔ اردو یونیورسٹی میں یوم اساتذہ لکچر

حیدرآباد۔ 5 ستمبر (پریس نوٹ) انسانی صلاحیت وکام کی حد بڑھانے کا نام ٹکنالوجی ہے۔ ٹکنالوجی سہولت بھی اور چیلنج بھی۔ ابتداء میں اساتذہ راست طور پر طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ پھر کتابوں کی چھپائی کا آغاز ہوا اور لوگ کہنے لگے کہ اب استاد کا رول ختم ہوجائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پھر ریڈیو اور ٹی وی آئے، اس پر بھی لوگوں نے یہی خیال کیا۔ اب

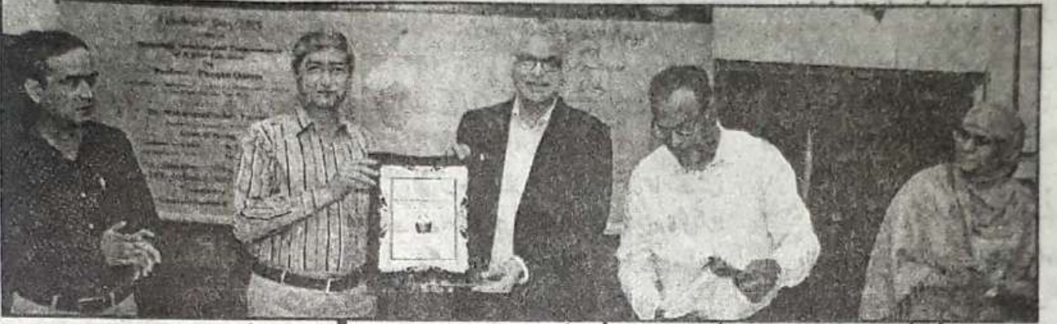

انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹکنالوجی کا دور ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ ٹکنالوجی استاد کی جگہ نہیں لے سکتی۔ انہوں نے اساتذہ کو متنبہ کیا کہ عدم کارکردگی یا ناقص کارکردگی کی صورت میں اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں خانگیانے یا سرمایہ کاری میں کمی کا جواز مل جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر فرقان قمر، پروفیسر، سنٹر فار مینجمنٹ اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یوم اساتذہ لکچر دیتے ہوئے کیا۔ اسکول برائے تعلیم وتربیت کی جانب سے ڈی ڈی ای آڈیٹوریم میں منعقدہ اس لکچر کا عنوان ''ٹکنالوجی، اساتذہ اور اعلیٰ تعلیم کی تبدیلی'' تھا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ پروفیسر فرقان قمر نے یوم اساتذہ کے موقع پر انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ سے جڑے ہوئے مسائل پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ٹکنالوجی درس وتدریس کے عمل میں معاون ثابت ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ اپنے آپ کو ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرلیں تاکہ ان کی درس وتدریس کا عمل اور بھی موثر ہوجائے۔ لیکن اس کے باعث اب اساتذہ کے کام پر نہ صرف طلبہ کی نظر رہے گی بلکہ آئی سی ٹی کے باعث ہر دلچسپی رکھنے والا اسے دیکھ سکے گا۔ اس لیے خصوصاً تحقیقی کام میں زیادہ سے زیادہ بہتر مظاہرہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچھے اساتذہ جہاں دیگر اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تعلیم کا معیار بلند کرتے ہیں۔ بدعنوان ماحول کے زیر اثر کئی اچھے اساتذہ کی کارکردگی میں گراوٹ آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی موقعوں پر اساتذہ کی تقرری میں سمجھوتا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح بڑے پیمانے پر تعلیمی اداروں کو نقصان جھیلنا پڑتا ہے اور سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں کا معیار میں کمی آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اچھا انسان ہی اچھا استاد بن سکتا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ سے حاصل ہونے والی تعلیم کے علاوہ طلبہ کو اپنے طور پر بھی مطالعہ اور دیگر ذرائع سے تعلیم حاصل کرنی نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکھنے کے عمل میں ایک تہائی حصہ استاد کا ہوتا ہے تو وہیں دوتہائی عمل طالب علم کو کرنا ہوتا ہے۔ دنیا کی بڑی یونیورسٹیوں میں جہاں پہلے ہفتے میں 24 گھنٹے کی تدریس لازمی تھی اب اسے گھٹادیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کلاس روم کی تعلیم سے زیادہ دیگر ذرائع جیسے لائبریری، انٹرنیٹ اور طلبہ کے مباحثے پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے آپ ہوں گے ویسے پولیس، انتظامیہ، عدلیہ وغیرہ آپ کو ملے گا۔ کیونکہ آپ میں سے کچھ لوگ اس کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ مہمان مقرر نے اپنے دلچسپ تجربات اور مشاہدات دلچسپ انداز میں بیان کرتے ہوئے طلبہ اور اساتذہ کی موثر رہنمائی کی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر فرقان قمر کے لکچر کو انتہائی پرمغز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح روزہ، نماز، زکوٰۃ اور حج فرض ہیں۔ اسی طرح تعلیم کا حصول بھی فرض ہے۔ جس کا حکم سب سے پہلی وحی میں اللہ کے رسولؐ پر نازل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تدریسی خدمت کو صحیح طریقے سے پوری ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ پروفیسر نوشاد حسین، ڈین اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ نے پروگرام کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے پروفیسر سروے پلی رادھا کرشنن کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں۔ انہوں نے اساتذہ کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کیلئے قرآن کی آیت اور سنسکرت کے شلوک کا حوالہ دیا۔ پروفیسر فاطمہ بیگم نے خیر مقدم کیا اور مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود نے برجستہ اشعار کا استعمال کرتے ہوئے عمدگی سے کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر شاہین شیخ، اسوسی ایٹ پروفیسر نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر امان عبید اسوسی ایٹ پروفیسر کی قرأت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ بڑی تعداد میں اساتذہ، طلبہ اور عہدیداروں نے پروگرام میں شرکت کی۔

منصف

- 6 SEP 2019

ٹکنالوجی، استاد کی جگہ نہیں لے سکتی: پروفیسر فرقان قمر

عدم کارکردگی خانگیانے کی راہ ہموار کرے گی۔ مانو میں یوم اساتذہ لکچر کا اہتمام

وائس چانسلر اردو یونیورسٹی اسلم پرویز، پروفیسر فرقان قمر کو مومنٹو پیش کرتے ہوئے۔
تصویر میں ڈاکٹر ایم اے سکندر، پروفیسر فاطمہ بیگم اور پروفیسر نوشاد حسین دیکھے جاسکتے ہیں۔

حیدرآباد۔5/ستمبر (پریس نوٹ) انسانی صلاحیت وکام کی حد بڑھانے کا نام ٹکنالوجی ہے۔ ٹکنالوجی سہولت بھی اور چیلنج بھی ہے۔ ابتداء میں اساتذہ راست طور پر طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ پھر کتابوں کی چھپائی کا آغاز ہوا اور لوگ کہنے لگے کہ اب استاد کا رول ختم ہوجائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پھر ریڈیو اور ٹی وی آئے، اس پر بھی لوگوں نے یہی خیال کیا۔ اب انفارمیشن اینڈ کمیونکیشن ٹکنالوجی کا دور ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ ٹکنالوجی، استاد کی جگہ نہیں لے سکتی۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر فرقان قمر، پروفیسر، سنٹر فار مینجمنٹ اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یوم اساتذہ لکچر دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اساتذہ کو متنبہ کیا کہ عدم کارکردگی یا ناقص کارکردگی کی صورت میں اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں خانگیانے یا سرمایہ کاری میں کمی کا جواز مل جائے گا۔ اسکول برائے تعلیم وتربیت کی جانب سے ڈی ڈی ای آڈیٹوریم میں منعقدہ اس لکچر کا عنوان "ٹکنالوجی، اساتذہ اور اعلیٰ تعلیم کی تبدیلی" تھا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ پروفیسر فرقان قمر نے یوم اساتذہ کے موقع پر انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ سے جڑے ہوئے مسائل پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ٹکنالوجی درس وتدریس کے عمل میں معاون ثابت ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ اپنے آپ کو ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرلیں، تاکہ ان کی درس وتدریس کا عمل اور بھی موثر ہوجائے۔ لیکن اس کے باعث اب اساتذہ کے کام پر نہ صرف طلبہ کی نظر رہے گی بلکہ آئی سی ٹی کے باعث ہر دلچسپی رکھنے والا اسے دیکھ سکے گا۔ اس لیے خصوصاً تحقیقی کام میں زیادہ سے زیادہ بہتر مظاہرہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچھے اساتذہ جہاں دیگر اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تعلیم کا معیار بلند کرتے ہیں۔ بدعنوان ماحول کے زیر اثر کئی اچھے اساتذہ کی کارکردگی میں گراوٹ آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی موقعوں پر اساتذہ کی تقرری میں سمجھوتا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح بڑے پیمانے پر تعلیمی اداروں کو نقصان جھیلنا پڑتا ہے اور سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں کے معیار میں کمی آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اچھا انسان ہی اچھا استاد بن سکتا ہے۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ اساتذہ سے حاصل ہونے والی تعلیم کے علاوہ طلبہ کو اپنے طور پر بھی مطالعہ اور دیگر ذرائع سے تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکھنے کے عمل میں ایک تہائی حصہ استاد کا ہوتا ہے تو وہیں دو تہائی عمل طالب علم کو کرنا ہوتا ہے۔ دنیا کی بڑی یونیورسٹیوں میں جہاں پہلے ہفتے میں 24 گھنٹے کی تدریس لازمی تھی، اب اسے گھٹادیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کلاس روم کی تعلیم سے زیادہ دیگر ذرائع جیسے لائبریری، انٹرنیٹ اور طلبہ کے مباحثے پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے آپ ہوں گے ویسے پولیس، انتظامیہ، عدلیہ وغیرہ آپ کو ملے گا۔ کیونکہ آپ میں سے کچھ لوگ اس کی ذمہ داری سنبھالیں۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر فرقان قمر کے لکچر کو انتہائی پرمغز قرار دیا۔ اور کہا کہ جس طرح روزہ، نماز، زکوٰۃ اور حج فرض ہیں۔ اسی طرح تعلیم کا حصول بھی فرض ہے۔ جس کا حکم سب سے پہلی وحی میں اللہ کے رسولؐ پر نازل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تدریسی خدمت کو صحیح طریقے سے پوری ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ پروفیسر نوشاد حسین، ڈین اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ نے پروگرام کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے پروفیسر سروے پلی رادھا کرشنن کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں۔ انہوں نے اساتذہ کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے لیے قرآن کی آیت اور سنسکرت کے شلوک کا حوالہ دیا۔ پروفیسر فاطمہ بیگم نے خیر مقدم کیا۔